احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

منگل 13 اپریل 2004ء، 22 صفر 1425 ہجری-13 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 79

خطبہ نمبر 15

منگل 13 اپریل 2004ء

اللہ نرے اقوال سے راضی نہیں ہوتا چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے کا ثبوت دیں

بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو یعنی تقویٰ اختیار کرو

عبادات بجالاؤ، قرآن پڑھو، جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9۔اپریل 2004ء بمقام بیلن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/اپریل 2004ء کو بیلن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے قرآن کریم، احادیث نبویہ، اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیعت کے حقیقی منشاء کو سمجھنے اور اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس خطبہ کی آڈیو احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کی گئی۔ جس کا ساتھ ساتھ ترجمہ دو زبانوں میں کیا جاتا رہا علاوہ ازیں ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ دنیا کی مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 126 تلاوت فرمائی اور اس کا یہ ترجمہ کیا۔ اور دین میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اپنی تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم کی ملت کی پیروی کی ہو اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنا لیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے اس لئے آپ کا فرض ہے کہ اس احسان کا شکر جتنا بھی ادا کر سکیں کریں اور شکر کا بہترین طریق یہ ہے کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے اندر نمایاں تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے عمل، کردار، بات چیت اور اپنی چال ڈھال سے یہ ثابت کر دیں کہ ہم ہی ہیں جو دین کا صحیح اور حقیقی نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایسا زندہ تعلق پیدا کریں کہ نظر آئے یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ مکمل طور پر میرے آگے جھکتے ہیں۔ اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ مکمل سپردگی کے ساتھ میرے دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرتے ہیں میں ان کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شکر کے ساتھ ساتھ یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کریں اور دین کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کریں۔ حضرت مسیح موعود ہم سے کس قسم کی تبدیلیوں کی توقع رکھتے ہیں اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں تمہاری بیعت کا اقرار کرنا زبان تک محدود رہا تو بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر اس پر عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ عبادات بجالاؤ۔ نمازیں پڑھو۔ دعائیں کرو۔ اللہ سے اس کا فضل مانگو اور اس کی دی ہوئی تعلیم یعنی قرآن کو سمجھو اور اس پر عمل کرو۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے بطور شفیع آئے گا۔ جس کو قرآن کا کچھ حصہ یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے ایک اور حدیث میں ہے قرآن اللہ کی رسی اور نور مبین ہے اور نفع بخشتا ہے۔ یہ حفاظت کا ذریعہ ہے مگر اس شخص کے لئے جو اس کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔ اور اس کی پیروی کرنے والے کے لئے نجات ہے۔ قرآن کے عجائبات ختم نہیں ہوتے پس تم اسے پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت کے نتیجہ میں ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ پس تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار جو تم نے کسی سے نہ کیا ہو حضور نے فرمایا یہ بیت الذکر جو آپ نے بنائی ہے اس کو نمازیوں سے بھرنا آپ کا کام ہے حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ ایسا بندہ جس سے اس کا دوستی کا تعلق ہو۔ اللہ آپ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور آئندہ بھی ہمیں ملنے کے مواقع عطا فرمائے۔

بہترین ساتھی

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک بار بہت غریب اور مفلوک الحال صحابہ کی مجلس میں تشریف لے گئے جو ایک قاری سے قرآن سن رہے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری اُمت میں ایسے لوگ پیدا کئے جن کے ساتھ مجھے مل بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر حضورؐ ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب العلم باب فی القمص حدیث نمبر:3181)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

ضلع جھنگ کے رہائشی طلبہ کیلئے ضلعی حکومت کی طرف سے وظائف کا اعلان

مندرجہ ذیل اہلیت کے طلبہ اس وظیفہ کے حصول کیلئے Apply کر سکتے ہیں:۔

- ☆ کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک
- ☆ گزشتہ تعلیمی ریکارڈ کم از کم 60%
- ☆ ضلع جھنگ کا ڈومیسائل ہولڈر
- ☆ کسی بھی سرکاری کالج/یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہو۔

15/اپریل 2004ء تک مطلوبہ فارم پر اپنی درخواستیں E.D.O (ضلعی ایجوکیشن آفیسر) آفس میں جمع کروائی جا سکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام 'دارالصناعۃ' ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں آٹو الیکٹریشن۔ ووڈ ورک ٹریننگ کلاس میں داخلہ لینے کے خواہشمند طلباء درخواست فارم صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پتہ پر فوری ارسال کریں۔ فارم دفتر ہذا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 25/اپریل 2004ء ہے۔

(نگران دارالصناعۃ ایوان محمود ربوہ)

فون:212349-214578

موسم گرما میں سوئمنگ پول کا آغاز

امسال سوئمنگ پول کا آغاز مورخہ 17/اپریل 2004ء بعد از نماز عصر ہو رہا ہے۔ کسی بھی طفل، خادم یا ناصر کو مقررہ فارم پُر کئے بغیر پول پر نہانے کی اجازت نہ ہوگی۔ مقررہ فارم دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی و سوئمنگ پول سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ امید ہے تمام احباب اس سے بھرپور استفادہ کریں گے اور اپنے بچوں کو اس کا پابند بھی کریں گے۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خطبہ جمعہ

بدظنی سے تجسس اور تجسس سے غیبت کی عادت پیدا ہوتی ہے

چغلی کی عادت سے اجتناب کے لئے ذیلی تنظیموں کو ٹھوس لائحہ عمل تجویز کرنا چاہئے

(بدظنی، تجسس اور غیبت کی عادات چھوڑنے کے بارہ میں پر معارف خطبہ)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 26 /دسمبر 2003ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الحجرات کی آیت 13 تلاوت کی اور فرمایا

ہمارے معاشرے میں بعض برائیاں ایسی ہیں جو بظاہر بہت چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن ان کے اثرات پورے معاشرے پر ہو رہے ہوتے ہیں۔اور ایک فساد برپا ہوا ہوتا ہے۔انہی برائیوں میں سے بعض کا یہاں اس آیت میں ذکر ہے۔ترجمہ ہے اس کا کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔اور تجسس نہ کیا کرو۔اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس میں تین باتوں کا ذکر ہے لیکن اصل میں تو پہلی دو باتوں کی ہی مناہی کی گئی ہے۔ تیسری برائی یعنی غیبت میں ہی دونوں آجاتی ہیں۔کیونکہ ظن ہوتا ہے تو تجسس ہوتا ہے اس کے بعد غیبت ہوتی ہے۔تو اس آیت میں یہ فرمایا کہ غیبت جو ہے یہ مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔اب دیکھیں ظالم سے ظالم شخص بھی، سخت دل سے سخت دل شخص بھی، کبھی یہ گوارا نہیں کرتا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔اس تصور سے ہی ابکائی آنے لگتی ہے، طبیعت متلانے لگتی ہے۔

ایک حدیث ہے، قیس روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔آپ کا ایک مردہ خچر کے پاس سے گزر ہوا جس کا پیٹ پھول چکا تھا"۔ مرے ہونے کی وجہ سے پیٹ پھول جاتا ہے، کافی دیر سے پڑا تھا۔" آپ نے کہا بخدا تم میں سے اگر کوئی یہ مردار پیٹ بھر کر کھالے تو یہ بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے۔(یعنی غیبت کرے یا چغلی کرے)۔

(الادب المفرد للبخاری۔ باب الغیبة و قول اللّٰہ تعالیٰ و لا یغتب بعضکم بعضا)

تو بعض نازک طبائع ہوتی ہیں۔اس طرح مرے ہوئے جانور کو، جس کا پیٹ پھول چکا ہو، اس میں سے سخت بدبو آ رہی ہو، تعفن پیدا ہو رہا ہو، اس کو بعض طبیعتیں دیکھ بھی نہیں سکتیں، کجا یہ کہ اس کا گوشت کھایا جائے۔لیکن ایسی ہی بظاہر حساس طبیعتیں جو مردہ جانور کو تو نہیں دیکھ سکتیں، اس کی بدبو بھی برداشت نہیں کر سکتیں، قریب سے گزر بھی نہیں سکتیں، لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر غیبت اور چغلیاں اس طرح کر رہے ہوتے ہیں جیسے کوئی بات ہی نہیں۔تو یہ بڑے خوف کا مقام ہے، ہر ایک کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔**اب یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے، کہ فرمایا اگر اس قسم کی باتیں پہلے کر بھی چکے ہو، تو استغفار کرو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اپنے رویے درست کرو، میں یقیناً بہت رحم کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا ہوں۔مجھ سے بخشش مانگو تو میں رحم کرتے ہوئے تمہاری طرف متوجہ ہوں گا۔**بعض لوگ غیبت اور چغلی کی گہرائی کا علم نہیں رکھتے۔ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کیا بات چغلی ہے، غیبت ہے۔بعض اوقات سمجھ نہیں رہے ہوتے کہ یہ چغلی بھی ہے کہ نہیں۔بعض دفعہ بعض باتوں کو مذاق سمجھا جا رہا ہوتا ہے لیکن وہ چغلی اور غیبت کے زمرے میں آتی ہے اس لئے اس کو میں تھوڑی سی مزید وضاحت سے کھولتا ہوں۔

علامہ آلوسی **و لا یغتب بعضکم بعضا** کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے افراد سے ایسی بات نہ کرے جو وہ اپنے بارہ میں اپنی غیر موجودگی میں کئے جانے کو ناپسند کرتا ہے .... اور جو چیز وہ ناپسند کرے اس سے مراد عمومی طور پر یہ ہوگی کہ وہ باتیں اس کے دین کے بارہ میں، یا اس کی دنیا کے بارہ میں کی جائیں، اس کی دنیاوی حالت کے بارہ میں کی جائیں، اس کے مال یعنی امیری غریبی کے بارہ میں کی جائیں۔یا اس کی شکل وصورت کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کے اخلاق کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کی اولاد کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کی بیوی کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کے غلاموں اور خادموں کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کے لباس کے بارہ میں اور اس کے متعلقات کے بارہ میں ہوں"۔ (روح المعانی)

تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کے پیچھے کی جائیں تو وہ ناپسند کرتا ہے۔اب دیکھ لیں کہ اکثر ایسی مجلسوں کا محور یہی باتیں ہوتی ہیں، دوسرے کے بارہ میں تو کر رہے ہوتے ہیں لیکن اگر اپنے بارہ میں کی جائیں تو ناپسند کرتے ہیں اور پھر جب باتیں ہو رہی ہوتی ہیں تو ایسے بے لاگ تبصرے ہو رہے ہوتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر ان کے اپنے بارہ میں یہ پتہ لگ جائیں کہ فلاں فلاں مجلس میں ان کے بارہ میں بھی ایسی باتیں ہوئی ہیں تو برا لگتا ہے، برداشت نہیں کر سکتے، فوراً مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔اس لئے جو باتیں وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے، اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہ کریں۔جن باتوں کا ذکر اپنے لئے مناسب نہیں سمجھتے کہ مجلسوں میں ہوں، اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کریں کہ اس کا ذکر بھی اس طرح مجلسوں میں نہ ہو۔

حضرت خلیفة المسیح الاول فرماتے ہیں کہ:

"نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اکثر سوءظنیوں سے بچو (بدظنیوں سے بچو) اس سے سخت سخن چینی اور عیب جوئی کی عادت پڑتی ہے۔(جب بدظنیاں کرو گے تو عیب تلاش کرنے کی عادت بھی پڑے گی)۔اسی واسطے اللہ کریم فرماتا ہے (۔) تجسس نہ کرو۔تجسس کی عادت بدظنی سے پیدا ہوتی ہے۔جب انسان کسی کی نسبت سوءظن کرتا ہے یا بدظنی کرتا ہے تو اس کی وجہ سے ایک خراب

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

رائے قائم کر لیتا ہے تو پھر کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے کچھ عیب بھی مجھے مل جاویں'' 'اس کی کچھ برائیاں بھی نظر آ جائیں'' ''اور پھر عیب جوئی کی کوشش کرتا اور اسی جستجو میں مستغرق رہتا ہے''۔ یعنی کہ اتنا ڈوب جاتا ہے عیب کی تلاش میں کہ جس طرح کوئی بہت اہم کام کر رہا ہے۔ اور یہ خیال کر کے کہ اس کی نسبت میں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے اگر کوئی پوچھے تو پھر اس کو کیا جواب دوں گا''۔ یعنی یہ سوچتا رہتا ہے کہ میں ایک دفعہ اس کے بارہ میں ایک رائے قائم کر چکا ہوں اگر کوئی اس کی دلیل مانگے تو تمہارے پاس اس کی برائی کا ثبوت کیا ہے تو جواب کیا دوں گا۔ تو اس جواب کو تلاش کرنے کے لئے مستقل اس جستجو میں رہتا ہے، اس کوشش میں رہتا ہے کہ اس کی مزید برائیاں نظر آئیں۔ تو فرماتے ہیں کہ ''اپنی بدظنی کو پورا کرنے کے لئے تجسس کرتا ہے، پھر تجسس سے غیبت پیدا ہوتی ہے جیسے اللہ کریم نے فرمایا کہ (۔) غرض خوب یاد رکھو کہ سوءظن سے تجسس اور تجسس سے غیبت کی عادت شروع ہوتی ہے۔ اگر ایک شخص روزے بھی رکھتا ہے اور غیبت بھی کرتا ہے اور نکتہ چینی میں مشغول رہتا ہے تو وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے جیسے فرمایا (۔) اب جو غیبت کرتا ہے وہ روزے کیا رکھتا ہے، وہ تو گوشت کے کباب کھاتا ہے اور کباب بھی اپنے مردہ بھائی کے گوشت کے اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ غیبت کرنے والا حقیقت میں ایسا بد آدمی ہے جو اپنے مردہ بھائی کے کباب کھاتا ہے۔ مگر یہ کباب ہر ایک آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ ایک صوفی نے کشف میں دیکھا کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت کی ہے۔ جب اس سے قے کرائی گئی تو اس کے اندر سے بوٹیاں نکلیں جن میں سے بدبو آتی تھی''۔ کتنی کراہت والی چیز ہے یہ لیکن جب کر رہا ہوتا ہے تو پتہ نہیں لگتا۔ پھر فرمایا کہ ''یاد رکھو یہ کہانیاں نہیں، یہ واقعات ہیں۔ جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں جب تک اپنی نسبت بدظنیاں نہیں سن لیتے نہیں مرتے''۔

اب یہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرما رہے ہیں وہ اس حدیث کی روشنی میں ہے کہ ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہو کر بآواز بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا۔ انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو لوگوں میں ذلیل و رسوا کر دیتا ہے''۔

(ترمذی ابواب البرو الصلة باب ماجاء فی تعظیم المومن)

اب بعض لوگ اس لئے تجسس کر رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً عمومی زندگی میں لیتے ہیں، دفتروں میں کام کرنے والے، ساتھ کام کرنے والے اپنے ساتھی کے بارہ میں، یا دوسری کام کی جگہ، کارخانوں وغیرہ میں کام کرنے والے، اپنے ساتھیوں کے بارہ میں کہ اس کی کوئی کمزوری نظر آئے اور اس کمزوری کو پکڑیں اور افسروں تک پہنچائیں تا کہ ہم خود افسروں کی نظر میں ان کے خاص آدمی ٹھہریں، ان کے منظور نظر ہو جائیں۔ یا بعضوں کو یونہی بلاوجہ عادت ہوتی ہے، کسی سے بلاوجہ کا بیر ہو جاتا ہے اور پھر وہ اس کی برائیاں تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگوں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کا کبھی بھی جنت میں دخل نہیں ہو گا، ایسے لوگ کبھی بھی جنت میں نہیں جائیں گے۔ تو کون عقلمند آدمی ہے جو ایک عارضی مزے کے لئے، دنیاوی چیز کے لئے، ذرا سی باتوں کا مزا لینے کے لئے، اپنی جنت کو ضائع کرتا پھرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ:

''اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور درد دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو۔ بغض اور کینے سے اجتناب کرو اور بکلی پرہیز کرو اور بالکل الگ تھلگ رہو، اس سے بڑا فائدہ ہو گا۔.........انسان خود بخود اپنے آپ کو پھندوں میں پھنسا لیتا ہے ورنہ بات سہل ہے، بڑی آسان بات ہے۔ جو لڑکے دوسروں کی نکتہ چینیاں اور غیبتیں کرتے ہیں اللہ کریم ان کو پسند نہیں کرتا۔ اگر کسی میں کوئی غلطی دیکھو تو خدا تعالیٰ اس کو راہ راست پر چلنے کی توفیق دیوے۔ یاد رکھو اللہ کریم تواب رحیم ہے۔ وہ معاف کر دیتا ہے۔ جب تک انسان اپنا نقصان نہ اٹھائے اور اپنے اوپر تکلیف گوارا نہ کرے کسی دوسرے کو سکھ نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے بدصحبتوں سے بکلی کنارہ کشا ہو جاؤ۔

میں نے جیسے پہلے بھی کہا ہے کہ بعض لوگ صرف باتوں کا مزا لینے کے لئے ایسی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ شروع میں صرف سن رہے ہوتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھے کی باتوں پہ ہنس رہے ہوتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ عادت پڑ جاتی ہے ایسی باتوں کی اور خود بھی ایسی باتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ تو نوجوانوں کو خاص طور پر اس سے بچنا چاہئے۔ شروع میں ہی، بچپن سے ہی اطفال میں بھی اور خدام میں بھی یہ عادت ڈالیں کہ کسی کی برائی نہیں کرنی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''ظن کے اگر قریب بھی جانے لگو تو اس سے بچ جاؤ کیونکہ اس سے پھر تجسس پیدا ہو گا۔ اگر تجسس تک پہنچ چکے ہو تو پھر بھی رک جاؤ کہ اس سے غیبت تک پہنچ جاؤ گے۔ اور یہ ایک بہت بڑی بداخلاقی ہے اور مردار کھانے کی مانند ہے (۔) تقویٰ اختیار کرو، پورے پورے پرہیزگار بن جاؤ مگر یہ سب کچھ اللہ توفیق دے تو حاصل ہوتا ہے''۔

(الحکم 31/ اکتوبر 1907ء صفحہ 8-9 بحوالہ حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 6-7)

اس لئے اس معاشرے میں جہاں ہر طرف گند پھیلا ہوا ہے، ہر طرف گندگی ہے، باتوں کی بھی، ....؟ اس سے بچنے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے رہنا چاہئے، اسی سے مدد مانگنی چاہئے تب ہی ہم اس سے بچ سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''(۔) چاہئے کہ ایک تمہارا دوسرے سے گلہ مت کرے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ''۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ نمبر 156)

اب گلہ کرنا، شکوہ کرنا بھی غیبت والی بات ہی ہے۔ کیونکہ ایک دفعہ جب مشترکہ دوستوں میں بیٹھ کے شکایتیں شروع ہو گئیں تو پھر آہستہ آہستہ یہی شکوے شکایتیں جو ہیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اور پھر غیبت کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس لئے ہلکی سے ہلکی بھی جس میں شائبہ بھی ہو غیبت کا، وہ بات نہیں کرنی چاہئے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں۔ لیکن اس سے بچنا چاہئے۔ عورتوں کی خاص سورۃ قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں''۔ یعنی غریب لوگ بہشت میں زیادہ اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''عورتوں میں چند عیب بہت سخت ہیں اور کثرت سے ہیں۔ ان میں سے یہ ہیں کہ شیخی کرنا کہ ہم ایسے ہیں، ایسے ہیں۔ پھر قوم پر فخر کرنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی عورت ہے یا فلاں ہم سے نیچی ذات کی ہے۔ پھر یہ کہ اگر کوئی غریب عورت ان میں بیٹھی ہوئی ہے تو اس سے نفرت کرتی ہیں اور اس کی طرف اشارہ شروع کر دیتی ہیں کہ کیسے غلیظ کپڑے پہنے ہوئے ہیں، زیور اس کے پاس کچھ بھی نہیں'' وغیرہ وغیرہ

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 441 جدید ایڈیشن)

یہ تو اس زمانے کی عورتوں کا حال تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو کر بہت بڑی تعداد عورتوں کی اس بیماری سے پاک ہو گئی ہے اور اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کرتی ہیں اور بعض تو دین کی خدمت کے معاملے میں اور اس جذبے میں مردوں سے بھی آگے ہیں۔ لیکن ابھی بھی بعض دیہاتوں میں، بعض شہروں میں بھی جہاں عورتیں جو دین کی خدمت

کررہی ہیں، نہ کوئی اوران کوکام ہے،اس غیبت کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

اسی طرح مردوں کی بھی شکایت آتی ہیں۔مجلسوں میں بیٹھ کرلوگوں کے متعلق بات کر رہے ہوتے ہیں۔توایسے بھی مرد ہیں۔یہ وہی ہیں جن کونکے بیٹھنے کی عادت ہوتی ہے۔ایسے لوگوں کے بیوی بچے بے چارے کما کرگھر کا خرچ چلا رہے ہوتے ہیں۔اورایسے لوگوں کوشرم بھی نہیں آ رہی ہوتی۔ بہرحال یہ بیماری چاہے عورتوں میں ہو یا مردوں میں اس سے بچنا چاہئے۔ نظام جماعت کوبھی چاہئے خدام،لجنہ وغیرہ کواس بارہ میں فعال ہونا چاہئے۔کیونکہ یہ بیماری دیہاتی،ان پڑھ اور فارغ عورتوں میں زیادہ ہےاس لئے لجنہ کوخاص طور پر، دنیا میں ہرجگہ،موثر لائحہ عمل اس کے لئے تجویز کرنا چاہئے۔پھران باتوں کے علاوہ جن کی نشاندہی حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے یہ بھی بیماری پیدا ہوگئی ہے کہ فارغ وقت میں اسی طرح لوگوں کے گھروں میں بے وقت چلی جاتی ہیں۔اوراگرکسی غریب نے اپنی سفید پوشی کا بھرم قائم رکھا ہواہے کہ اس طرح اندر گھستی ہیں گھروں میں کہ ان کے کچن تک میں چلی جاتی ہیں۔کھانوں کی ٹوہ لگاتی ہیں کہ کیا پکا ہے کیا نہیں پکا۔اور پھر بجائے ہمدردی کے یا ان کی مدد کرنے کے،یا کم ازکم ان کے لئے دعا کرنے کے،مجلسوں میں باتیں کی جاتی ہیں کہ پیسے بچاتی ہے،سالن کی جگہ چٹنی بنائی ہوئی ہے یا پھر اتنا تھوڑا سالن تھا،یا فلاں تھا، یہ تھا،وہ تھا،کنجوس ہے۔وہ کنجوس ہے یا جوبھی ہے وہ اپنا گھر چلا رہی ہے جس طرح بھی چلا رہی ہے تمہارا کیا کام ہے کہ کسی کے گھر کے اندر گھس کراس کے عیب تلاش کرو۔اور پھر جب ایسے سفید پوش لوگوں کے گھروں میں بچیوں کے رشتے آتے ہیں تو پھر ایسی عورتیں Active ہو جاتی ہیں، بڑی فعال ہو جاتی ہیں اور جہاں سے کسی کا رشتہ یا پیغام آیا ہو وہاں پہنچ کر کہتی ہیں کہ ان کے گھر میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔وہاں سے تمہیں جہیز بھی نہیں مل سکتا۔اس لڑکی میں فلاں نقص ہے۔تو میں تمہیں بتاتی ہوں فلاں جگہ ایک اچھا رشتہ ہے،یہاں نہ کرو وہاں کرو۔گو جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد انتہائی کم ہے،معمولی ہے،پھر بھی فکر کی بات ہے کیونکہ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں وہ ایسا ہی ہے اور یہ معاشرہ بہرحال اثرانداز ہوتا ہے اور یہ باتیں بڑھنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

ایک حدیث ہے جو ایسے لوگوں کے بارہ میں ہی ہے۔حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ اور حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے برے بندے غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں،دوستوں پیاروں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں،نیک پاک لوگوں کو تکلیف،مشقت،فساد،ہلاکت اور گناہ میں ڈالنا چاہتے ہیں''۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند الشامیین) اللہ تعالیٰ ہر احمدی مرد وعورت کو اس سے بچائے۔

پھر حدیث ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے زیادہ میرے محبوب وہ ہیں جو بہترین اخلاق کے حامل ہوں،نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے انس رکھتے ہوں اور لوگ ان سے مانوس ہوں اور تم میں سب سے زیادہ مبغوض میرے نزدیک چغل خور،دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے گناہ لوگوں پر تہمت لگانے والے ہیں''۔(ترغیب و ترهیب)

پھر حدیث ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔**آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مجھے معراج ہوا تو کشفاً میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اس سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا،جبرائیل یہ کون ہیں؟ توانہوں نے بتایا کہ یہ لوگ،لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت وآبرو سے کھیلتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے،الزام تراشیاں کرتے تھے،حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے)''۔**

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الغیبة)

تو دیکھیں یہ کتنا خوفناک منظر ہے۔غیبت کرنے والوں کی مرنے کے بعد کی سزا کتنی خوفناک ہے۔انسان عام طور پر بعض دفعہ بے احتیاطی میں باتیں کر جاتا ہے۔بعض اوقات نیت نہیں بھی ہوتی کہ چغلی یا غیبت ہو لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں اتنے محتاط تھے اور اس حد تک گہرائی میں اور باریکی میں جاتے تھے کہ جہاں ذرا سا شائبہ بھی ہو کہ بات غیبت کے قریب ہے تو سخت کراہت فرماتے تھے اور فوراً تنبیہ فرمایا کرتے تھے۔

''حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت کے بارہ میں کہا کہ وہ چھوٹے قد کی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غیبت کی ہے''۔(احیاء علوم الدین از علامہ غزالی جلد نمبر3صفحہ 178)

اب کتنی باریکی میں جا کے بھی آپؐ تنبیہ فرما رہے ہیں۔کتنا خوف کا مقام ہے،کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔جب اس انتہا تک یا اتنی باریکی میں جا کر غیبت سے بچنے کی کوشش ہم نہیں کریں گے اس وقت تک ہم حسین (۔) معاشرہ قائم نہیں کر سکتے،جس کا دعویٰ کر کے ہم اٹھے ہیں۔ اور اسی طرح اپنی عاقبت بھی نہیں سنوار سکتے۔غیبت کرنے والے کا حال تو آپ نے دیکھ ہی لیا،سن لیا کیا ہوتا ہے۔

پھر حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بے انتہا بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے''۔

(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی کے پاس اس کا کھلا ہوا اعمال نامہ لایا جائے گا۔وہ اس کو پڑھے گا،پھر کہے گا اے میرے رب میں نے دنیا میں فلاں فلاں نیک کام کئے تھے وہ تو اس میں نہیں ہیں۔تو اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ نیکیاں تمہارے اعمال نامہ سے نکال دی گئی ہیں''۔ (ترغیب و ترهیب)

دیکھیں غیبت کی وجہ سے وہ تمام نیک کام نماز،روزے،صدقے،کسی غریب کی خدمت کرنا،سب نیکیاں نامہ اعمال سے مٹا دی گئیں صرف اس لئے کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔

اس بارہ میں جتنی بھی احادیث پڑھیں،خوف بڑھتا چلا جاتا ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ آدمی ہر وقت استغفار کرتا رہے۔

''امام غزالیؒ کہتے ہیں (اس کا خلاصہ یہ ہے) کہ جس کے پاس چغلی کی جائے اسے چاہئے کہ وہ چغل خور کی تصدیق نہ کرے اور نہ جس کے بارہ میں چغلی کی گئی ہے اس سے بدظن ہو''۔

(فتح الباری جلد 10صفحہ 437)

اب یہ بڑے ہی پتے کی بات ہے جو امام غزالی نے بیان فرمائی ہے اور افسران اور عہدیداران کو خاص طور پر یہ ذہن میں رکھنا چاہئے۔کبھی بات یک طرفہ بات سن کر کسی کے خلاف نہیں ہو جانا چاہئے،کسی سے بدظن نہیں ہونا چاہئے اور ہمیشہ تحقیق کرنی چاہئے اور صحیح طریقے پر تحقیق کرنی چاہئے،گہرائی میں جا کر تحقیق کرنی چاہئے،پھر کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے۔اور عموماً یہی ہوتا ہے کہ اکثر تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ جو چغلی کرنے والے ہیں ان لوگوں کی اکثر رپورٹیں ایسی ہوتی ہیں۔کہ سب کچھ غلط تھا،صرف چغلی کی گئی تھی،غیبت کی گئی تھی اور مقصد صرف یہ تھا کہ کسی طرح اس کو نقصان پہنچایا جائے۔پھر یہ بھی ہے کہ آئندہ ایسے شخص سے محتاط رہیں۔اس کی گواہی قبول نہ کریں،اس کی کسی رپورٹ پر کان نہ دھریں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:

''(۔) نے غیبت کی ممانعت کے متعلق جو حکم دیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ بسا اوقات انسان دوسرے کے متعلق ایک رائے قائم کر لیتا ہے اور وہ اپنے آپ کو اس رائے میں حق

بجانب بھی سمجھتا ہے"۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے ٹھیک رائے قائم کی ہے" لیکن درحقیقت اس کی یہ رائے صحیح نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ ہم نے بیسیوں دفعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص کے متعلق ایک رائے قائم کر لی گئی کہ یہ ایسا ہی ہوگا اور یہ بھی یقین کر لیا جاتا ہے کہ میری رائے بھی درست ہے لیکن ہوتی غلط ہے۔ اور اگر ایسی صورت میں اگر کوئی دوسرا شخص سامنے بیٹھا ہوگا۔ اگر تو دوسرا شخص جس کے بارہ میں رائے قائم کی گئی ہے وہ سامنے بیٹھا ہو اور اس سے پوچھا جائے تو لازماً وہ اپنی بریت ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اور کہے گا کہ تمہیں میرے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے، میرے اندر یہ نقص نہیں پایا جاتا۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ خواہ کسی کے نزدیک کوئی بات سچی ہو جب وہ کسی شخص کی عدم موجودگی میں بیان کرتا ہے اور وہ بات ایسی ہے کہ جس سے اس کے بھائی کی عزت کی تنقیص ہوتی ہے یا اس کے علم کی تنقیص ہوتی ہے یا اس کے رتبہ کے تنقیص ہوتی ہے تو قرآن کریم اور احادیث کی رو سے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اس طرح اس نے اپنے بھائی کو اپنی برأت پیش کرنے کے حق سے محروم کر دیا"۔ (تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 579)

"حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چغلی کرنے اور چغلی سننے دونوں سے منع فرمایا ہے۔ (مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 91)

جیسے کہ پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ بعضوں کو ایسی مجلسوں میں بیٹھ کر مذاق سننے کی عادت پڑتی ہے اور آہستہ آہستہ چغلی کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ تو چغلی سننے کو بھی منع فرمایا ہے۔

پھر "حضرت عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حاسد، چغل خور اور کاہن مجھ میں سے نہیں اور میں ان میں سے نہیں۔

(مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 91)

پھر ایک حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو انسان کو نظر آ جاتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر وہ بھول جاتا ہے۔ (الترغیب والترہیب منان یا مر بالمعروف وینھی عن المنکر وینھی نفسہ)۔ یعنی بھائی کی چھوٹی سے چھوٹی برائی تو نظر آ جاتی ہے اپنی بڑی بڑی برائیاں بھی نظر نہیں آتیں۔

آج بھی دیکھ لیں چغل خور یا دوسروں کی غیبت کرنے والے، بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے خود ان تمام برائیوں میں بلکہ ان سے بڑھ کر برائیوں میں مبتلا ہوتے ہیں جو وہ اپنے بھائی کے متعلق بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر ان کی بے شرمی کی یہ بھی انتہا ہے کہ ان کی برائیوں کا کھلے عام بعض لوگوں کو علم بھی ہوتا ہے پھر بھی ان کو شرم نہیں آ رہی ہوتی کہ ہم پہلے اپنی اصلاح کریں بجائے اس کے کہ اپنے بھائی کی برائیاں کریں۔

سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ اگر صحیح درد ہے معاشرے کا، معاشرے کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں، صرف مزے لینے کے لئے اور لوگوں کی ٹانگیں کھینچنے کے لئے باتیں نہیں کہ ان کو لوگوں کی نظروں سے گراؤں، افسروں کی نظروں سے گراؤں اور اپنی پوزیشن بناؤں۔ تو ایسے لوگ بھی جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اس نصیحت پر عمل کرتے ہیں کہ "حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر تو اپنے کسی ساتھی کے عیوب بیان کرنا چاہے تو پہلے ایک نظر اپنے عیوب پر ڈال لے" (احیاء علوم الدین جلد 3 صفحہ 177)۔ کسی کے عیب بیان کرنے سے پہلے اپنے عیبوں پر نظر ڈالو۔

اسی بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے ایک شعر میں فرمایا کہ

بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے ☆ مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

تو جب آپ اپنے عیب دیکھیں گے۔ جو بہت دل گردے کا کام ہے، **بہت کم ہیں جو اپنے عیبوں پر اس طرح نظر رکھتے ہیں جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر آنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اپنی بڑی سے بڑی برائی بھی نظر نہیں آتی۔ اور اگر وہ نظر آ جائے گی تو بڑی اور چھوٹی تمام برائیاں نظر آنا شروع ہو جائیں گی۔ اور دوسروں کی برائیاں کرنے سے پہلے ایسا شخص سوچے گا اور پھر نیک نیت ہو کر پہلے اپنی اصلاح کی کوشش کرے گا، پھر اپنے دوست کی اصلاح کی کوشش کرے گا تاکہ حسین اور پاک معاشرہ قائم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق دے کہ اپنے آپ پر نظر رکھیں۔**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو، اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو، اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رخی نہ برتو، جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اسے رسوا نہیں کرتا، اسے حقیر نہیں جانتا، اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ (یعنی مقام تقویٰ تو دل ہے) اور سب سے بڑا جو مقام تقویٰ ہے اور جس دل میں تقویٰ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہے اور پھر ہر ایک کو بھی اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہئے اور تقویٰ پر قائم رہنا چاہئے۔ تو "ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو، دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ رہو، ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو"۔ اب یہاں سودے بگاڑنے میں ایک یہ چیز بھی آ جاتی ہے کہ جو نئے رشتے قائم ہو رہے ہوتے ہیں لڑکے لڑکی کے ان میں بھی بعض لوگ بگاڑ پیدا کرتے ہیں جیسا کہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں۔ تو یہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ عورتیں پہنچ جاتی ہیں، جہیز کا اور دوسری چیزوں کا بتانے کے لئے فلاں جگہ نہیں، فلاں جگہ اچھا رشتہ ہے۔ پھر فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو"۔

(مسلم کتاب الأدب باب تحریم الظن و بخاری کتاب الادب)

حضرت اقدس مسیح موعود عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خیانت نہ کرو، گلہ نہ کرو، اور ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے"۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81) اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ مرد جا کر اپنی عورتوں کو سمجھاتے رہیں، خود بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔

پھر کسی عورت نے کسی دوسری عورت پر گلہ کیا تو اس پر آپ نے فرمایا:

"ایک شخص تھا، اس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھ کر خوب اس کی نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ دوزخ میں جائے گا۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیوں؟، تجھ کو میرے اختیارات کس نے دئے ہیں"۔ جنت اور دوزخ میں بھیجنا تو میرا کام ہے۔ "دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں تو کون ہے؟" تو جس نے نکتہ چینی کی تھی اور اپنے آپ کو نیک سمجھا تھا اس شخص کو کہا کہ "جا میں نے تجھے دوزخ میں ڈالا اور اور یہ گنہگار بندہ جس کا تو گلہ کیا کرتا تھا کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے اور دوزخ میں جائے گا اس کو میں نے بہشت میں بھیج دیا"، جنت میں بھیج دیا۔ تو فرماتے ہیں کہ "ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی الٹا شکار ہو جاؤں"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 10-11 مطبوعہ ربوہ)

آج بھی لوگ ایسی باتیں کر جاتے ہیں کہ فلاں شخص تو بڑا گندہ ہے، گنہگار ہے جہنمی ہے پھر بعض اپنی بزرگی جتانے کے لئے اس قسم کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ پہلے تو کرید کرید کر کسی کے بارہ میں پوچھتے ہیں کہ فلاں نیکی تم نے کی، فلاں کی، نماز پڑھی، یہ کیا، وہ کیا، نماز میں دعائیں کرتے ہو، کس طرح کرتے ہو، رقت طاری ہوتی ہے کہ نہیں، رونا آتا ہے کہ نہیں، حوالہ دیا کہ جس کو رونا نہیں آیا اس کا دل سخت ہو گیا۔ تو یہ چیزیں پوچھتے ہیں پہلے کرید کرید کر جو بالکل غلط

چیز ہے۔ یہ بندے اور خدا کا معاملہ ہے، انفرادی طور پر کسی کو پوچھنے کا حق نہیں ہے۔ عموماً ایک نصیحت کی جاتی ہے جلسوں میں، خطبوں میں، کہ اس طرح نماز پڑھنی چاہئے اس طرح نماز ادا کرنی چاہئے اور پوری طرح اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے۔ تو ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ پہلے کرید کرید کر پوچھے اور پھر جب اس کی حالت کا پتہ کرلے تو یہ کہے کہ تم اتنے دن سے نماز میں روئے نہیں، تمہیں رقت طاری نہیں ہوئی۔ تم نے اپنے آپ کو ہلاک کرلیا یا ہلاکت میں ڈال لیا۔ تو ایسے لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ خدا کے اختیار ان کو نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ تمہارے رونے کو تو خدا تعالیٰ رد کردے اور اس کے نہ رونے کو قبول کرلے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنے کا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص بڑا گناہ گار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کردے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا، فلاں گناہ کیا، لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنوائے گا۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے سرزد ہوئے۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دے دیا۔ تب وہ بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت زیادہ ثواب ہوگا۔ تو یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائے گا کہ اے خدا میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہوگیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دے گا کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا''۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس لئے ہمارا کوئی حق نہیں بنتا کہ کسی پر بلاوجہ انگلیاں اٹھاتے پھریں۔ ''تو کیا خبر ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہئے۔

(بدر جلد نمبر 10 صفحہ 10 مورخہ 9/ مارچ 1906ء بحوالہ ملفوظات جلد 8 صفحہ 417)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہوجاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے (شکوہ کرنے کی عادت ہے)۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت برا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا (۔) خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب برے کام ہیں''۔

(الحکم جلد نیمبر 10، نمبر 22، صفحہ 3۔ بتاریخ 24/ جون 1906ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد چہارم صفحہ 218-219)

پھر آپ فرماتے ہیں: **''ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں، لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کرکے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے''**۔ فرمایا کہ: ''ایک صوفی کے دو مرید تھے۔ ایک نے شراب پی اور اور نالی میں بیہوش ہوکر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی۔ اس نے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اس کی شکایت کرتا ہے جا کر اٹھا کیوں نہیں لاتا۔ تو فرمایا کہ صوفی کا یہ مطلب تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کا حال کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے برا لگے''۔ پیچھے سے کسی کی بات چاہے وہ صحیح ہو اس طرح بیان کرنا کہ اگر اس کے سامنے کرتے تو اس کو برا لگتا۔ ''غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں'' اور پھر تم بیان کر رہے ہو تو یہ بہتان ہے، یہ جھوٹ ہے، اس پر الزام ہے۔

تو فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (الحجرات: 13) اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بیکار جاتی ہے''۔ اس لئے نصیحت کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ ''اگر مومنوں کو ایسا ہی محتاط ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی تو پھر ایسی کسی آیت کی کیا ضرورت تھی۔ بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے، بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے۔ اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاء و قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سردست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔.......... جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے (۔) (البلد :18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ (مرحمة) یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے جو ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔ سعدی نے کہا ہے۔

خدا داند و بپوشد ☆ ہمسایہ نداند و خروشد

کہ خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ تمہیں چاہئے کہ تخلقوا باخلاق اللّٰہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ ہے کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو، کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آگیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے۔ شیخ سعدیؒ کے دو شاگرد تھے۔ ایک ان میں سے حقائق و معارف بیان کرتا تھا اور دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔ آخر پہلے نے سعدیؒ سے بیان کیا کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے۔ شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے راہ دوزخ کی اختیار کی کہ حسد کیا اور تو نے غیبت کی۔ غرضیکہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم، دعا، ستاری اور مرحمة آپس میں نہ ہو''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 60-61)

فرماتے ہیں: ''اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

''بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں، دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ، نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کردے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ، ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے۔''

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 146)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور غیبت جو ایسی بیماری ہے جو بعض دفعہ غیر محسوس طریق پر اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اس سے سب کو بچائے۔ بہر حال جس طرح فرمایا ہے استغفار کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری بخشش کے سامان پیدا فرمائے اور ہماری توبہ قبول فرمائے۔

قادیان میں آج جلسہ شروع ہے۔ 112 واں جلسہ سالانہ ہے اس کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ خیر و خوبی سے انجام کو پہنچائے۔ پرسوں انشاء اللہ ختم ہوگا، ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 20/ فروری 2004ء)

دفتر اول کے مجاہدین اور ان کے ورثاء متوجہ ہوں

☼ تحریک جدید کے ابتدائی دور میں مالی قربانی کرنے والوں کے مقام اور مرتبہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انہیں "السابقون الاولون" فرمایا ہے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد ہے۔

"جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مر سکتا ہے؟ اسلئے دفتر اول کی از سر نو ترتیب کرنی پڑے گی۔ میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے۔ اور جو لوگ ایک دفعہ (۔) مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے بھی اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں۔"

(الفضل مورخہ 2 دسمبر 1982)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ ارشاد دفتر اول کے مجاہدین اور ان کے ورثاء کو اس بات کی طرف متوجہ کر رہا ہے کہ اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو قیامت تک زندہ رکھنا چاہئے۔

وکالت مال اول تحریک جدید پاکستان دفتر اول کے مجاہدین اور ان کے ورثاء سے درخواست کرتی ہے کہ وہ دفتر ہذا کو آگاہ کریں کہ آیا وہ یا ان کے ورثاء دفتر اول کے مجاہدین کا چندہ ادا کر رہے ہیں؟ اگر ادا کر رہے ہیں تو کس جماعت میں ادا کر رہے ہیں؟ اور اگر نہیں ادا کر رہے تو ان سے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں تحریک جدید کے میدان میں مالی قربانی کو جاری کر کے تا قیامت زندہ رکھنے کی درخواست ہے۔ دونوں صورتوں میں دفتر ہذا کو مکمل معلومات سے مطلع فرمائیں۔ تا کہ ان کا ریکارڈ Maintain کر کے کمپیوٹر میں فیڈ کیا جا سکے اور ان کو ان کے کھاتہ نمبر سے آگاہ کیا جا سکے۔ جس کے مطابق آئندہ ادائیگی کی جائے۔

وہ سعادت مند احباب جو 1934ء تا اکتوبر 1944ء سے تحریک جدید میں مالی قربانی کر رہے ہیں وہ دفتر اول کے مجاہدین کی صف میں شامل ہیں۔

(مرسلہ: ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

صرمد جیولرز
ورائٹی و اعتماد کا نام
4۔ عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون 7582408 موبائل:
7596086-p.p 0300-9463065
Email:rizwan-sarmadjewellers@yahoo.com

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرم داؤد احمد منیب صاحب مربی سلسلہ پتوکی ضلع قصور لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم شریف احمد صاحب ولد مکرم محمد علی صاحب سندھ آف لویریوالہ ضلع گوجرانوالہ سکنہ دارالعلوم جنوبی ربوہ مورخہ 5/اپریل 2004ء کو رات دس بجے بعارضہ قلب بعمر 75 سال وفات پا گئے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 6 اپریل 2004ء کو بیت المبارک میں نماز عصر کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں اسی روز تدفین کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔ مرحوم مخلص داعی الی اللہ تھے اور زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری مال دارالعلوم جنوبی کے فرائض لمبا عرصہ ادا کرتے رہے اپنی بیٹی کے بیوہ ہو جانے پر ربوہ سے ترک سکونت کر کے گوجرانوالہ چلے گئے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے بخشش کا معاملہ فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اعلان داخلہ

☼ حکومت پاکستان فیڈرل کالج آف ایجوکیشن ایچ-9 اسلام آباد نے سیشن 05-2004ء کیلئے بی ایڈ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلے کیلئے درخواست مجوزہ داخلہ فارم پر 8 مئی 2004ء تک دی جا سکتی ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 4/اپریل 2004ء

☼ پنجاب یونیورسٹی قائد اعظم کیمپس لاہور نے Law میں پی ایچ ڈی ڈگری پروگرام داخلے کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 17۔اپریل 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 6۔اپریل 2004ء (نظارت تعلیم)

سیکیورٹی گارڈ کی آسامی

☼ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے حضرات جن کی تعلیمی قابلیت میٹرک ہو اور عمر 45 سال سے زیادہ نہ ہو۔ انٹرویو کیلئے اپنی درخواستوں کے ساتھ مورخہ 15/اپریل 2004ء بروز بدھ بوقت 7:30 بجے صبح فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں۔ درخواستیں صدر صاحب محلہ سے تصدیق شدہ ہونی چاہئیں۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ پابندی وقت ملحوظ خاطر رہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔اپریل 2004ء

طلوع فجر	4:15
طلوع آفتاب	5:40
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38

HAROON'S
Shop No.5.Moscow plaza
Blue Area Islamabad
PH:826948
Shop No.8 Block A,
Super Market Islamabad
PH:275734-829886

ذکریا سٹیل
33 میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور
طالب دعا: میاں خالد محمود
ڈیلر۔سی۔آر۔سی۔جی پی۔ای جی اور کلر شیٹ
فون آفس: 7650510-7658876-7658938-7667414

پروسٹیٹ غدود
کی سوزش و سوجن کا مؤثر علاج
رعایتی قیمت | پیکنگ
Rs.100/- 20ml GHP 450/GH
Rs.25/- 20ml GHP 344/GH
دونوں دوائیاں ملا کر کم از کم دو ماہ استعمال کریں
دو ماہ کی دوائی بمع ڈاک خرچ -/1000 روپے
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون: 212399

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

مینوفیکچررز و ڈیلر: واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
1-B/32 چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

ہر قسم کا اعلیٰ و معیاری کاغذ دستیاب ہے
پیپر کنگ
22 ذوالقرنین چیمبرز۔ گنپت روڈ لاہور
فون آفس: 7232380-7248012
طالب دعا: ملک مظفر احمد ستکوہی، ملک مدثر احمد ستکوہی

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

ربوہ آئی کلینک

☆ سفید موتیا کا علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
☆ الٹراساؤنڈ کی مدد سے سفید موتیا کا آپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہوجاتا ہے
☆ بذریعہ لیزر عینک یا کانٹیکٹ لینز سے مکمل نجات حاصل کریں۔
☆ کالا موتیا اور بھینگا پن کا جدید ترین طریقہ علاج
☆ نیز فولڈنگ امپلانٹ Folding Implant کی سہولت میسر ہے۔
☆ شوگر کی وجہ سے آنکھوں پر مرتب ہونے والے مضر اثرات کا علاج بذریعہ لیزر کروائیں

کنسلٹنٹ آئی سرجن

ڈاکٹر خالد تسلیم

ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو۔کے

دار الصدر غربی ربوہ فون: 04524-211707

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دوکان 212837 رہائش: 214321

گاڑی برائے فروخت

ایک گاڑی ٹویوٹا کرولا ماڈل 1986ء برائے فروخت ہے
رابطہ کیلئے: ڈاکٹر منیر احمد خان دار النصر غربی ربوہ
فون: 212276

سامان برائے فروخت

الکریم آئرن سٹورز نزد افضل برادرز گولبازار ربوہ کا سامان فوری طور پر فروخت کرنا مطلوب ہے۔ رابطہ: 211709
صبح 8 تا 12 بجے رات 9:30 تا 11:00 بجے

STUDY ABROAD

Study in UK, Cyprus, Turkey, Australia
Diploma / BSC/ BBA / MBA / Engn. /MS/ Ph.D

CAPITAL CONSULTANT- Islamabad

Call:Tahir Mansoor Cell:03204905920: 03008543974:
Off:051-2871193-4 Res:051-2212218 Info@capital-consultant.com

---

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

پیج

جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 04524-214510-04942-423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہروقت گھر میں رکھنے والی دوا

NASIR ناصر — ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434 Fax:213966

فخر الیکٹرونکس

ڈیلر:۔ فریج، ایئرکنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن

1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

ہم آپ کے منتظر ہونگے

فون: 7223347-7239347-7354873

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

شاہد الیکٹرک سٹور

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 642605-632606

عطیہ چشم کے وصیتی فارم بلڈ بنک بلڈنگ میں واقع آئی بنک سے حاصل کئے جاسکتے ہیں

The Vision of Tomorrow

NEW HAVEN PUBLIC SCHOOL

MULTAN, ☎ 061-553164, 554399

سی پی ایل نمبر 29

AL-FAZAL JEWELLERS

YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

خان نیم پلیٹس

سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

DASCO
BEST QUALITY PARTS

داؤد آٹو سپلائی

ڈیلر ٹویوٹا۔ سوزوکی۔ مزدا۔ ڈاٹسن
ومعیاری پاکستانی پارٹس
M-28 آٹو سنٹر۔ بادامی باغ لاہور

طالب دعا: شیخ محمد انیاس، داؤد احمد، محمد عباس
محمود احمد، ناصر احمد فون: 7725205

خاموش قاتل

ہیپاٹائٹس بی، سی

لاعلاج مرض
مگر اب
قابل علاج مرض ہے

امراض جگر۔ معدہ۔ آنت۔ گردہ اور مثانہ
حاد اور مزمن امراض کے علاج کا
معیاری اور جدید مرکز

وقف نو کے تمام بچوں کیلئے تمام سہولیات فری ہیں ہر قسم کی معلومات کیلئے رابطہ کریں

ماہر ایلوپیتھک اور ہومیو پیتھک [illegible]

ہیپا کیئر سنٹر

شان پلازہ، بالمقابل P.S.O پٹرول پمپ
سانده روڈ۔ لاہور 042-7113148

اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 9:00 بجے